اخبارات کا تعلیم میں کردار

ثمرین فیصل، ڈاکٹر آزادی فتح محمد، سیدہ ملیحہ بیگم

ABSTRACT

Newspapers around the world are used as a commodity to attain more and more information about the surroundings. On one hand we acquire the global perspective of the happenings around us while on the other hand the newspaper as well seems to play an important role for educational purposes amongst students. Although schools remain main source of education and learning but cognition and awareness development are associated with the extra-curricular activities of a young learner. In this regard the researcher has adopted the topic of"role of newspaper in education", to find out according to the people of Karachi, the extent to which the newspapers quench the educational need of the students and what more can be done to achieve the goal. Adopting the random sampling approach, the research is carried out with the help of a survey of almost 100people in Karachi, especially from those women whose

children go to school. The research suggests that although very few people get to read the newspaper at home but the newspapers hold great importance in the context of enhancing the children's capabilities

تعارف:

اخبار وہ ذریعہ ابلاغ ہے جو نہ صرف جاننے سیکھنے اور سمجھنے میں قارئین کے لیے معاون و مددگار ہے بلکہ تعلیم کے فروغ میں ایک کلیدی کردار بھی ادا کرتا ہے۔ موجودہ دور میں ٹیلی ویژن، ریڈیو اور سوشل میڈیا جیسے طاقت ور ذرائع کی موجودگی میں اخبار کی ذمہ داری مزید بڑھ جاتی ہے۔ ''جمہوری معاشرہ سے مراد ایک ایسا معاشرہ ہے جہاں صحیح معنوں میں اخبارات کو حقیقی آزادی حاصل ہوتی ہے اور جب حقیق آزادی مل جا ئے تو پھر اخبارات پر مزید ذمہ داری عائد ہو جاتی ہیں؟'۔ برقی ذرائع ابلاغ کی طرح اخبارات بھی معاشرے میں مثبت تبدیلی کا سبب بنتے ہیں۔ ابلاغ عامہ کے تین بنیادی وضائف ہیں۔ آگاہی، تعلیم اور تفریح، یعنی تعلیم ابلاغ عامہ کا دوسرا بڑا مقصد ہے اس لیے اخبارات پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کے وہ تعلیمی پسماندگی کو دور کر نے میں ریاست اور شہریوں کے لیے معاون ثابت ہوں بنیادی طور پر تعلیم فراہم کرنا ریاست کی ذمہ داری ہے اخبار کا کام تعلیم کے لیے ریاست کو مدد فراہم کرنا ہے۔ اخبارات افراد کی زندگی کے تعلیمی معاملات میں مکمل تعاون کرتا ہے کسی بھی واقعہ کی تفصیلات سے آگاہ کرنا ہی نہیں بلکہ بچوں میں تحریری صلاحیت پیدا کرنا اور ان کے اندر معاشرتی اور سماجی مسائل کو سمجھنا اور ان کے حل کے لیے ان کے شعور کو پروان چڑھانا بھی اخبارات کے ذریعہ موثر طریقے سے کیا جا سکتا ہے یعنی اخبارات کو رسمی اور غیر رسمی دونوں طرح کی تعلیم کے لیے استعمال کیا جا تا ہے۔

تعلیم جاننے کے عمل کا نام ہے جس کو صرف اسکول کے نصاب تک محدود نہیں کیا جا سکتا کیوں کے تعلیم ایک جامع عمل ہے جو ہماری زندگی کا حصہ ہے ہم روز بروز ہونے والے واقعات سے بھی مختلف طریقوں

سے سیکھتے ہیں ایک تعلیم یافتہ انسان کے اندر ہی دنیا کو بہتر بنانے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے آج کی دنیا میڈیا کے زیر اثر ہے جو سماج کو مضبوط کرتا ہے تعلیم میں زرائع ابلاغ کا کردار بڑا واضح ہے آج کل زیادہ تر اسکولوں میں میڈیا نصاب کا حصہ ہے۔ مختلف اسکول بچوں میں اخبار کے مطالعہ کی عادت ڈالنے کے لیے انھیں اخبار سے متعلق اسائنمنٹ دیتے ہیں جو کے بچوں کی ذہنی نشو ونما کے لیے مفید ثابت ہوتا ہے جدید ٹیکنالوجی کے اس دور نے یہ ثابت کیا ہے کے اب تعلیم کلاس روم کی چار دیوری تک محدود نہیں ہے اس لیے ضروری ہے کے میڈیا کو تعلیمی مقاصد کے لیے استعمال کیا جائے اب میڈیا نے دنیا کو عالمی گاؤں بنا دیا ہے دنیا بھر میں پڑھائے جا نے والے نصاب کا مطالعہ کرنا اور طالب علموں کو انٹرنیٹ کے ذریعہ ایک دوسرے سے منسلک کرنا نہایت آسا ن ہے جو کے معلومات کے تبادلے کا بہترین ذریعہ ہے۔

اس دورے جدید میں جہاں سوشل میڈیا کی جادوئی طاقت نے افراد کو اپنا غلام بنایا ہے وہاں اخبارات کے مواد اور طرز تحریر میں بھی تبدیلی رونما ہوئی ہے۔ ”اخبارات کا ایک اہم ترین فریضہ نہ صرف عوام کی ترجمانی ہے بلکہ مختلف تحریروں، اداریوں، کالمز، فیچر، مضامین کے زریعے لوگوں کی باقاعدہ تربیت ورہنمائی بھی ہے“۔ اس لئے یہ کہنا درست ہوگا کے اخبارات عوامی شعور میں اضافہ کے ساتھ ساتھ معاشرے میں تعلیم کو عام کرنے کے لئے مواد شامل کریں۔ نیوٹائم اخبار کے مطابق

"Media plays a vital role when it comes to informing the public on what's happening around the world which is as well helpful to students who need to be updated on the current issues surrounding them."(para 1)

معاشرے کی ترقی اور بقاء کے لیے ضروری ہے کے تعلیم کو فروغ دیا جائے اور معاشرے کی تعلیمی ضرورت کو پوار کرنا ریاست کی اور اس کے اداروں کی اولین زمہ داری ہے پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہے جس کے اداروں کی صورتحال بھی کمزور ہے اس لیے ریاستی سطح پر تعلیم کو جو اہمیت دی جاتی ہے وہ ناکافی نظر آتی

ہےاس کا اندازہ اس بعد سے لگایا جاسکتا ہے کے اب تک کی چوھتر سالہ پاکستانی تاریخ میں تعلیم کے لیے مختص کیا جانے والا بجٹ تو بڑھایا جاتا رہا لیکن اس بجٹ کو کسی منصوبہ بندی کے تحت استعمال نہیں کیا گیا ہے جس سے اہداف حاصل نہ کیے جاسکے اور 22 ملین بچے اسکول سے باہر رہے۔ یونیسکو کے مطابق تعلیمی بجٹ قومی بجٹ کا 15 سے 20 فیصد ہونا ضروری ہے جبکہ پاکستان میں تعلیم کا بجٹ ۳۱ فیصد ہے اگر بجٹ کو مکمل منصوبہ بندی کے تحت استعمال کیا جائے اور وقت کے تقاضوں کو مدنظر رکھا جائے تو نتائج کو حاصل کیا جاسکتا ہے اور شرح خواندگی کو 50 فیصد سے زیادہ بڑھ سکتی ہے افسوس ناک صورت حال یہ ہے کے اِن 50 فیصد میں وہ افراد بھی شامل ہیں جو صرف اردو لکھنا پڑھنا جانتے ہیں اس نہایت ہی اہم معملے کی جانب حکومت کی لاپرواہی کسی بڑے سانحے سے کم نہیں اس مسئلہ پر حکومت اور ذرائع ابلاغ کو مشترکہ کام کرنے کی ضرورت ہے ابلاغ عامہ کو تعلیم کے لیے ایک غیر رسمی آلہ کے طور پر استعمال کیا جانا وقت کی ضرورت ہے۔

مقاصد تحقیق:

۱۔ اس تحقیق کا مقصد اخبارات کی علمی ضرورت کی نشاندہی کرنا ہے۔

۲۔ اخبارات میں شائع ہونے والے تعلیمی مواد کے میعار کا جائزہ لینا۔

۳۔ اس تحقیق کا مقصد اخبارات کا تعلیم خصوصا بچوں کی تعلیم میں کردار اور اس سلسلے میں ماؤں کی رائے کا حصول کا جائزہ لینا تھا۔

متعلقہ مواد کا جائزہ:

تعلیم اور اخبارات کے متعلق جو مواد دستیاب ہے اُس کا جائزہ لینے کے بعد اندازہ ہوتا ہے کے اس شعبہ میں ابھی کافی کام کی گنجائش ہے۔ وقت اور حالات کی تبدیلی یہ ثابت کر رہی ہے کہ اخبارات کی ایک علمی ضرورت موجود ہے ریسرچ پیپر Dissemination of Education through daily

newspapers کی تحقیق کے مطابق اخبارات کو با قاعدہ ایک ذریعہ اور سیکھنے کے عمل کے لیے کار آمد تصور کیا گیا ہے۔ موجودہ اخبارات تعلیم کا با قاعدہ ذریعہ ہے جو سیکھنے والوں کی تیزی سے تبدیل کرنے والے مطالبات کو پورا کرنے میں کافی نہیں ہے لہذا غیر رسمی ذرائع جیسے کم لاگت کے اخبارات ان مطالبات کو کسی حد تک پورا کر سکتے ہے اخبارات قومی، سماجی، مقامی اور عالمی مسائل اور واقعات کے بارے میں معلومات فراہم کرتا ہے۔ (ہالڈر، 2015)

بی بی سی کے زیر اہتمام ایک ریڈرشپ سروے کیا گیا جس کے مطابق پڑھے لکھے نوجوان اخبار پڑھنے پر 32 منٹ خرچ کرتے ہیں اور تقریباً 63 فیصد نوجوان خبر اور معلومات اور دیگر تقریبات کی معلومات کے حصول کے لیے اخبار کے ذرائع کو استعمال کرتے ہیں جبکہ 10 فیصد تفریحی مقاصد کے لیے اخبارات کو پڑھتے ہے کلکتہ ایڈیشن 2013 فروری کے 28 دن کے شائع کردہ تمام مواد کا جائزہ لیا گیا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تعلیمی خبریں اور تعلیمی اشتہارات نسبتاً کم رہے تعلیمی خبریں اور تعلیمی اشتہارات کی کوریج کی مقدار بھی نمایاں طور پر مختلف ہیں۔

Dissemination of Education through daily newspaper کی تحقیق کے مطابق اخباارت طالب علموں کو صرف ایک جزوی اور غیر منظّم رہنمائی کر رہا ہے جو نہ ہی جامعہ اور نہ ہی باقاعدگی سے تعلیمی رہنمائی کرتا ہے .اس تحقیق میں یہ ثابت ہوتا ہے کے اخبارات کی تعلیمی رہنمائی کو اور زیادہ معاون بنایا جا سکتا ہے۔

نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن نے اخبارات کا تعلیم میں استعمال کو بڑے موثر طریقہ سے بیان کیا گیا ہے۔ نیوز پیپر ایسوسی ایشن آف امریکہ کا اپنا ایک کتابچہ شائع کیا جس میں اپنے ممبر اخبارات اور لوکل اسکول سسٹم کو ایک تعلیمی ذریعہ کے طور پر استعمال کرتا ہے جو اسکول کو کم قیمت پر اخبارات مہیا کرتے ہیں جس کو وہ کلاس روم میں استعمال کرتے ہے اس کے علاوہ ٹیچرز کی تربیت کے لیے بھی پروگرام اور متعلقہ مواد شائع کرنے کا اہتمام کرتے ہیں تعلیم اور اخبار ایک دوسرے کے لیے ضروری ہیں دنیا بھر میں ہزاروں اساتذہ

اخبارات کوایک تعلیمی آلہ کے طور پر استعمال کرتے ہیں کہ سیکھنے کے عمل کا ایک بہترین طریقہ اخبارات ہے اس طرح نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن طلباء کو یہ سہولت فراہم کرتا ہے کے وہ اپنے سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت کو بڑھا سکے اور ایسا مواد پڑھیں جو علم میں اضافہ کا باعث ہو۔(چوہدھری، 2015)

How newspapers can play key role in education نیوٹائم کے اس آرٹیکل میں دنیا بھر میں ہونے والی تبدیلیوں اور ارد گرد میں رونماں ہونے والے واقعات سے طالبِ علموں کو اُن کے مسائل سے آگاہ کرنے کی ذمہ داری میڈیا پر ہی عائد ہوتی ہے پروگرام کے ڈائریکٹر ڈاکٹر جوزف اولنر کی کے مطابق وہ اساتذہ انگریزی زبان کی تربیت کے لیے اخبارات کو استعمال کر رہے ہیں۔(olner 2015)

روانڈاایجوکیشن بورڈ کے سائنس یونٹ کے ڈاکٹر جوزف رٹکامیز کا خیال ہے کے ایک اخبار کا اہم مشن لوگوں کو بشمول طلبا کو معلومات فرہم کرنا ہے۔میڈیا بڑے تیزی سے عوام میں معلومات کی ترسیل کا باعث بنا ہے۔(جوزف، 2015)

Education and role of media in education system

یہ ریسرچ پیپر تعلیم اور میڈیا کے درمیان تعلق کو واضح کرتا ہے میڈیا کا کردار اور تعلیم میں اس کی اہمیت کو بیان کرتا ہے ذرائع ابلاغ مختلف طریقوں کے زریعہ افراد کی کردار سازی کے فرائض بھی انجام دیتا ہے اور افراد کے رویہ کو تبدیل کرتا ہے اب میڈیا کو ایک غیر رسمی زریعہ کے طور پر استعمال نہیں کیا جا سکتا کیوں کے مستقبل میں میڈیا کلاس روم کی تدریس کو تبدیل کر سکتا ہے یہ ایک ہی وقت میں آنکھ، کان اور دماغ کو براہ راست متاثر کرتا ہے میڈیا کا روجحان تعلیم کے نظام میں ایک نیا روجحان ہے۔(پریتی، 2015)

پاکستان میں خبارات کی ضرورت اور تعلیم میں اخبارات کا کردار:

جس تیزی سے دنیا مسائل اور وسائل میں گھری جا رہی ہے میڈیا کا کردار بھی مضبوط ہوتا جا رہا ہے دنیا بھر میں اخبار کی اہمیت اپنی جگہ مقدم تصور کی جاتی ہے اور اسکی طاقت سے کسی کو انکار نہیں اخبارات وہ واحد

زریعہ ہے جو نہ صرف عوام میں تعلیمی شعور کو بڑھنے کے لیے معاون و مددگار رہے بلکہ اخبارات سماجی مسائل کے حل کے لیے بھی موثر کرادارادا کرتے ہیں پاکستان اُن ممالک کی فہرست میں آتا ہے جو ابھی تعلیم و ترقی میں باقی عوام سے پیچھے ہے پاکستان میں اگر اخبارات کی صورت حال کا جائزہ لیا جائے تو یہ کچھ خاص اچھی نظر نہیں آتی۔انٹرنیشنل میڈیا کی رپوٹ کے مطابق 1997 میں روزانہ اور ماہانہ اشاعتوں کی کل تعداد 4455 تھی جو بعدازاں 2003 یعنی صرف چھ سال بعد یہ تعداد 945 رہ گئی تاہم اس مدت میں سرکولیشن میں اضافہ دیکھا گیا روزانہ کی بنیاد پر جو نمبر سامنے آیا وہ 6.2 میلن کا ہے 2018 میں آل پاکستان نیوز پیپر میں رجسٹرڈ روزنامہ کی کل تعداد 479 جبکہ ABC2016 کے مطابق 639 اخبارات پاکستان کی مارکیٹوں میں موجود ہے پاکستان کا میڈیا مختلف زرائع کے زریعے اپنے فرائض کی ادئیگی میں مصروف ہے پرنٹ میڈیا یا پاکستان کا سب سے قدیم زرائع ابلاغ ہے پاکستان میں اخبارات کو بے شمار مسائل کا سامنا ہے سینیر صحافی سیعد عثمانی کے مطابق ''ایوب خان نے نیشنل پریس ٹرسٹ قائم کی جس کی وجہ سے اخبارات حکومت کے تحویل میں چلے گئے ایوب خان کہ بعد ہر آنے والی حکومت نے NPT کو ختم کرنے کی یقین دہانی کرائی لیکن محترمہ بینظیر بھٹو کی دوسری حکومت نے کے تمام اخبارات کو نجی تحویل میں دیں دیا'' پاکستان میں اردو،سندھی زبان کہ اخبارات کے علاوہ 11 مختلف زبانوں میں اخبارات شائع کئے جاتے ہیں دہی علاقوں میں صرف اردو اخبارات ہی کی سرکولیشن ہوتی ہیں جبکہ شہری علاقوں میں اردو اخباروں کے ساتھ دیگر اور زبانوں کے اخبارات بھی مارکیٹ میں دستیاب ہے پاکستان کے تین بڑے میڈیا گروپ ہیں جو کے پاکستان میں اعتباریت کہ حوالے سے اور سرکولیشن کہ حوالے سے زیادہ مقبول ہیں جن میں جنگ میڈیا گروپ جو کے پبلیکیشن کہ اعتبار سے پاکستان کا بڑا نیوز پیپر ہے ڈان اخبار پاکستان کا دوسرا بڑا اخبار مانا جاتا ہے جبکہ نوائے وقت تیسرا بڑا اخبار ہے جو پاکستان کے اخبارات یں نمایاں مقام رکھتا ہے۔

اخبارات کا تعلیمی کردار بھی بڑا واضح ہے ابلاغ عامہ کے زرائع کا دوسرا بنیادی کام عوام کو تعلیم فراہم کرنا ہے جو لوگ اخبار با قاعدگی سے پڑھتے ہیں اُن کی ذہنی سطح کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کے اُن کے لکھنے اور پڑھنے کی صلاحیت دوسروں کے نسبت زیادہ متحرک ہے نیوز پیپر اور میگزین بنیادی ضرورت ہے طلبہ

علموں کے لیے معلومات اوراُن کی ذہنی تربیت میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

تحقیق کا طریقہ کار:

اس تحقیق کے لیے کمیتی طریقہ تحقیق کی قسم سروے کا طریقہ کار اختیار کیا گیا اور کراچی میں کل 100 لوگوں سے یہ سروے کیا گیا۔۔سروے میں بارہ سوالات پر مشتمل ایک سوالنامہ تیار کیا گیا۔جس کو کراچی کے مختلف شاپنگ مال میں خریداری کے غرض سے آنے والی خواتین سے سوالنامہ بھروایا گیا ان شاپنگ مالز میں ہارون شاپنگ سنٹر (بفرزون)،میلنیم شاپنگ مال،صائمہ شاپنگ مال اور آر جے شاپنگ سنٹر میں شاپنگ کی غرض سے آئی ہوئی ایسی خواتین سے جواب لیے گئے جن کے بچے اسکول جاتے ہوں اور ان کو پڑھنے کے لیے اخبار دستیاب ہو۔سروے کے دوران خواتین کی اکثریت 90 فیصد کا کہنا تھا کے وہ اخبار نہیں پڑھتی جبکہ 10 فیصد نے کہا کہ وہ اخبار پڑھتی ہیں زیرنظر سروے کے نتائج کا تعلق سروے میں شامل ان 10 فیصد خواتین سے ہے جنہوں نے کہا کہ وہ اخبار پڑھتی ہیں۔

اس تحقیق کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے استاتذہ اکرام اور سینئر صحافی سے انٹرویو بھی لیا گیا اس تحقیق کا مقصد اخبارات کا تعلیم خصوصا بچوں کی تعلیم میں کردار اور اس سلسلے میں ماؤں کی رائے کا حصول کا جائزہ لینا تھا۔

نتائج:

اس سروے کے لیے تیار کئے گئے سوال نامے کے نتائج کے مطابق خواتین کی 59 فیصد گھریلو خواتین،جبکہ 24 فیصد خواتین دیگر شعبوں سے تعلق رکھتی ہیں۔

تدریس کے شعبہ سے سترہ فیصد خواتین شامل ہیں۔اس طرح تعلیم کے حوالے سے ان خواتین کی فیصد کچھ یوں رہی گریجویشن 66 فیصد رہا اور ماسٹر تک 15 فیصد جبکہ انٹرمیڈیٹ 13 فیصد خواتین نے تعلیم

حاصل کی اس طرح میٹرک اور پی ایچ ڈی کی ہوئی خواتین کی تعداد 6 فیصد رہی۔

بچوں کی تعداد کے حوالے سے جو عداد و شمار آئے ہیں وہ کچھ اس طرح ہیں جن خواتین کے دو بچے ہیں اُن کی فیصد 33 رہی جبکہ ایک اور تین بچے جن کے تھے اُن کی تعد 21 فیصد رہی اس طرح 15 فیصد خواتین کے چار بچے تھے اور 10 فیصد دیگر تعداد کو واضح کرتے ہیں۔

اگر ہم ان کے گھر جو آمدنی کے زریعہ ہیں اُس کی طرف نظر کریں تو ۷۵ گھرانوں میں نجی زریعہ آمدنی ہیں جبکہ 25 فیصد خواتین کا زریعہ معاش سرکاری ہیں اب ہم اُن سوالات کے جوابات پر آتے ہیں تو جو ہم نے ان خواتین سے کیے ہیں۔

سوال ۱۔ کیا اخبار آپکو دستیاب ہیں؟ اس کے جواب میں 52 فیصد کا جواب تھا ہاں جبکہ 31 فیصد کا کہنا تھا کبھی کبھار اور 17 فیصد نے کہا انکوں نیوز پیپر دستیاب نہیں ہیں۔

سوال ۲۔ کیا آپ اخبار پڑھتی ہیں؟ جن میں 26 فیصد خواتین کا جواب تھا کبھی کبھار جن میں با قاعدگی سے پڑھنے والو کی تعداد 25 فیصد ہیں اس طرح 13 فیصد کا کہنا تھا کے پہلے پڑھتے تھے اب نہیں پڑھتے ہیں۔

سوال ۳۔ کیا اخبار گھر پر دستیاب ہے 44 فیصد نے کہا کے نہیں 35 فیصد خواتین کا کہنا تھا ہاں دستیاب ہے 21 فیصد نے کہا کے صرف اتوار کے دن اخبار آتا ہے

سوال ۴۔ اخبار پڑھنے کے لیے کون سے زرائع استعمال کرتی ہے جو خواتین جبکہ نیوز پیپر پڑھنے والوں کی تعداد 73 فیصد ہیں انٹرنیٹ استعمال کرتی ہیں اُن کی تعداد 27 فیصد ہیں۔

سوال ۵۔ کس زبان کے اخبارات پڑھتی ہیں اردو زبان کے اخبارت پڑھنے والو کی تعداد 96 فیصد انگریزی پڑھنے والو کی تعداد 4 فیصد ہیں۔

سوال ٦۔ اخبار پڑھنے کا بنیادی مقصد کیا ہے اگاہی پر 78 فیصد خواتین نے نشان لگایا شوق میں 11 فیصد خواتین متفق ہے اور باقی 11 فیصد دیگر میں شامل ہیں۔

سوال ۷۔ کیا اخبارات بچوں کی تعلیمی رہنمائی میں معاون ہے؟ نہیں 34 فیصد خواتین نے کہا 34 فیصد خواتین نے کہا ہاں جبکہ کسی حد تک 32 فیصد خواتین کا کہنا تھا

سوال ۸۔ کیا آپ کے بچے اخبارات پڑھتے ہیں؟ 50 فیصد کا کہنا تھا کبھی کبھی جبکہ ہاں 20 فیصد خواتین کا جواب تھا 30 فیصد خواتین نے کہا تھا نہیں

سوال ۹۔ آپ کے بچے اخبارات میں کس قسم کے مواد کو پڑھتے ہیں؟ جس کے جواب میں 52 فیصد خواتین کا کہنا تھا کے بچے کہانیاں پڑھتے ہیں تعلیمی خبریں پڑھنے کی جو فیصد سامنے آئی وہ 13 فیصد اس ہی طرح دیگر مواد 19 فیصد رہی جبکہ جو بچے اخبارات کو نہیں پڑھتے اُن کی شرح 16 فیصد رہی۔

سوال ۱۰۔ کیا آپ اخبار کو تعلیمی ٹول کی حیثیت سے دیکھتی ہے؟ جی ہاں پر 95 فیصد خواتین متفق ہیں جب کے 5 فیصد خواتین کا کہنا تھا نہیں

سوال ۱۱۔ کیا اخبارات تعلیم کے معیار کو بہتر کرنے میں کامیاب ہے 49 فیصد کا جواب تھا نہیں کسی حد تک کے حق میں 33 فیصد خواتین تھی جبکہ ہاں 17 فیصد خواتین نے کہا۔

سوال ۱۲۔ اور آخری سوال آپ اخبارات میں تعلیم کے حوالے سے کس قسم کے مواد کو ترجیح دیتی ہیں 69 فیصد خواتین نے کہا کے تعلیمی خبریں 12 فیصد کے مطابق جبکہ 10 فیصد نے کہا کے اشتہارات کو ترجیح دیتی ہیں

موضوعِ بحث:

اس تحقیق کے لیے کیئے جانے والے سروے کے دوران یہ بات سامنے آئی کے خواتین کی اکثریت نے اخبار جیسے اہم زریعہ کو تعلیمی سرگرمیوں کے لیے بہت غیر اہم سمجھا جو کے ایک قابل غور امر ہے کیوں کے ہر 10 میں سے ایک خاتون نے کہا کہ وہ اخبار پڑھتی ہے اور 9 فیصد خواتین کا کہنا تھا وہ اخبارات کی ضرورت محسوس نہیں کرتی جو یقیناً ایک سنگین صورت حال ہے۔ اس معاملے پر گفتگو کرتے ہوئے ڈاکٹر توصیف احمد خان نے کہا کہ بنیادی طور پر ہمارے معاشرے کا سماجی رویہ مکمل طور پر تبدیل ہو چکا ہے اور پڑھنے کا روحجان ختم ہو گیا ہے بیشتر گھرانوں میں تعلیم کو اہمیت دی جاتی ہے لیکن غیر نصابی سرگرمیوں جس سے بچے کی صلاحیت پروان چڑھ سکے نظر انداز کی جاتی ہے جس طرح اخبارات پڑھنا کتابیں پڑھنا شامل ہے ایکسر نظر انداز کر دیا جاتا ہیں اگر چہ بچے محنت کرتے ہیں لیکن اُن کی ساری توجہ صرف نصابی سرگرمیوں میں ہوتی ہیں جس وجہ سے بچوں کی ذہنی صلاحیت محدود ہو کر رہے جاتی ہے ماؤں کی ذمہ داری ہے کے وہ اخبارات کو اپنی زندگی میں شامل کریں۔ (احمد، 2015)۔

100 خواتین میں سے 59 فیصد نے اپنے آپ کو صرف گھریلوں ذمہ داریوں تک محدود رکھا ہے اور 17 خواتین نے تدریس کو بحثیت عملی شعبہ اختیار کیا جبکہ ان ہی 100 خواتین میں سے 66 نے گریجویشن تک تعلیم مکمل کی یہ صورت حال کچھ اچھی نہیں کے خواتین کی ایک واضح تعداد نے اپنی تعلیم سے پیشہ ورانہ زندگی کا آغاز نہیں کیا البتہ یہ بات خوش آئند ہے کے تعلیم کی وجہ سے خواتین میں آبادی کے کنٹرول کے حوالے سے آگاہی آئی اور 33 فیصد خواتین کے صرف ۲ بچے ہیں 21 فیصد کی جو شرح سامنے آئی وہ ایک اور تین بچوں کی رہی جو کافی مناسب صورت حال ہے۔

اس ہی طرح اگر ان کے گھر میں جو آمدنی کا زریعہ ہے اس کا جائزہ لیا جائے تو اُن کا 75 فیصد نجی اداروں سے اپنی معاشی ضروریات کو پورا کرتے ہیں یعنی سرکار کے ساتھ صرف ان 100 گھروں کا 25 فیصد منسلک ہے یہ بات اس طرف اشارہ کرتی ہے کے ریاست کے شہریوں کی بڑی تعداد کی معاشی ضرورت نجی

اداروں کے ماتحت ہیں ان خواتین سے جو سوالات کیے گئے اگر اُن کے نتائج کا جائزہ لے تو معلوم ہوگا کے 52 فیصد خواتین کو کس نا کسی زریعہ سے اخبار دستیاب ہیں جب کے کبھی کبھار جن کو اخبار میسر ہے ان کی تعداد 31 فیصد رہی جو کے ایک اچھے نتائج کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

اخبار کے دستیاب ہونے کی فیصد 52 فیصد ہے جب کے وہ خواتین جو اخبار پڑھتی وہ صرف 25 فیصد رہی اور کبھی کبھار جو خواتین اخبار پڑھتی ہے اُن کی تعداد ہے 26 فیصد ہیں اس کا مطلب ہے کے خواتین کی بڑی تعداد اخبار کی تعلیمی حثیت کو تسلیم نہیں کرتی جس کی باوجود وہ اخبارات سے فائدہ اُٹھانے میں نا کام ہیں

اخبار جن کے گھر پر دستیاب ہے اُن کی شرح بھی تسلی بخش نہیں 44 فیصد گھرانوں میں اخبار آتا ہی نہیں اور صرف 35 فیصد گھرانے ایسے ہے جہاں اخبارات آتے ہیں اور 21 خواتین کے گھر صرف اتوار کے دن اخبار آتا ہے یعنی ایک بڑی تعداد اخبار کو باقاعدگی سے خریدتی نہیں جو اخبار کے ادارے کے لیے ایک لمحہ فکر یہ ہے اور عوام بھی اس اہم زریعہ ابلاغ سے موثر فائدہ حاصل نہیں کر رہی جو تعلیمی سیاسی معاشی اور سماجی شعور کے لیے ایک معاون حثیت رکھتا ہے اس بات پر ڈاکٹر توصیف احمد خان نے کہا کہ گھروں میں اخبارات کا نہ آنا ایک معاشی مسلئہ ہے والدین اور اسکول کی ساری توجہ صرف نصاب پر مرکوز رہتی ہے مڈل کلاس کی ترجیحات میں اخبارت شامل نہیں اس لیے کے اخبارت اور کتابیں مہنگی ہیں اور اُن کی پہلی توجہ کپڑے صحت اور غذا ہیں جب تک ترجیحا تبدیل نہیں ہو گئے معاشی معملات میں بہتری نہیں آئی گی بچے اس میڈیم سے دور رہے گئے والدین کو چاہیے کے خود اخبار کے مطالعہ کی عادت ڈالے تب ہی وہ بچوں کو راغب کر سکتے ہیں۔ (خان، 2015)

اس ہی سوال کے جواب میں سینئر تجزیہ نگار وسعت االلہ خان کا کہنا تھا ''کے اخبار گھروں میں نہ آنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کے اب اخبارات نیٹ پر دستیاب ہے اور ٹی وی چینل پر آپ کو ساری معلومات مل جاتی ہے اس لیے لوگوں کا روحجان نہیں ہے بچوں کے اندر اخبار پڑھنے کا روحجان کبھی نہیں رہا پہلے بچے نونہال اور تعلیم و تربیت جیسے رسالہ ضرور پڑھتے رہیں ہے لیکن اب اُن کے پاس ملٹی پل چوئس آ گئی ہے ٹی وی،

نیٹ اور وڈیو گیم وغیرہ اس لیے وہ اب اخبار کیوں پڑھے بڑے اخبار نہیں پڑھتے تو وہ بچوں کو کیسے راغب کر سکتے ہے اب بچوں کو اخبار کے لیے راغب کرنا ممکن نہیں رہا۔(خان، 2015)

اس طرح ان 100 خواتین جس زریعہ سے اخبار پڑھتی ہے اُن کا 73 فیصد اخبار سے فائدہ اُٹھاتی ہیں جب کے 27 فیصد انٹرنیٹ کے زریعہ اخبار پڑھتی ہیں پاکستان میں شرح خواندگی کم ہونے کے باعث یہاں 100 میں سے 96 فیصد خواتین صرف قومی زبان میں ہی اخبار پڑھتی ہیں جبکہ انگریزی اخبار پڑھنے والوں کی تعداد صرف 4 رہی یہ ایک افسوس ناک صورت ہے کے بین الاقومی زبان کے اخبار پڑھنے والوں کی تعداد نا ہونے کے برابر ہیں جب کے معلومات کے حصول کے لیے دیگر زبانوں کی تعداد ان 100 خواتین میں سے سامنے نہیں آئی خواتین کی بڑی تعداد اخبار جن مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے پڑھتی ہے ۸۷ فیصد نے کہا آگا ہی کے لیے جبکہ شوق اور دیگر پر 11، 11 فیصد متفق ہے جبکہ ان خواتین میں اخبارات بچوں کی تعلیمی رہنمائی میں کس قدر معاون ہے اس کے جواب میں اکثریت رائے کے مطابق معاون نہیں یا کسی حد تک ہے جو کے اخبارات کی تعلیمی رہنمائی پر ایک سوالیہ نشان ہے ۱۰۰ میں سے 34 فیصد خواتین نے اخبار کو تعلیمی رہنمائی کے حوالے معاون ہے پر اتفاق کیا یہ ایک افسوس ناک صورت حال ہے کے 34 فیصد خواتین اخبارات کو تعلیم کے حوالے معاون ہی نہیں سمجھتی یعنی اخبارات میں تعلیم کے حوالے شائع ہونے والا مواد پر اخبار کا ادارہ زیادہ موثر کام کرنے میں ناکام ہیں ابلاغ عامہ کے تین بنیادی مقاصد ہے جن میں تعلیم کا دوسرا نمبر ہے اس کہ باوجود اخبارات میں تعلیم کے حوالے سے جو مواد شائع کیا جاتا ہیں وہ ناکافی ہے

بچوں کی اخبارات سے وابستگی کا جائزہ لیا جائے تو ۵۰ فیصد بچے کبھی کبھار اخبار پڑھتے ہیں جبکہ ان 100 گھرانوں کے صرف 20 بچے اخبارات دیکھتے ہیں اور 30 فیصد خواتین نے کہا کہ ان کے بچے اخبارات نہیں پڑھتے اخبارات نہ صرف بچوں کی سیکھنے کی صلاحیت میں اضافہ کا باعث ہوتے ہیں زبان سیکھنے میں مددگار ہوتے ہے معاشرے کی فلاح و بہبود میں بچوں کی رہنمائی کر سکتے ہیں یہ وہ عوامل ہیں جن کو اسکول اور گھرانوں میں نظرانداز کیا جا رہا ہے جس سے یقیناً معاشرے میں مثبت پیش قدمی ایک مشکل امر ہے اور جو بچے اخبارات پڑھتے ہیں اُن کی 52 فیصد صرف کہانیاں پڑھتے ہی جبکہ ۹ا فیصد بچے دیگر مواد کو ترجیح دیتے ہیں بچوں کے لیے

کچھ اخبارات میں صرف ایک دن مختص ہیں اور اُس صفحہ پر صرف کہانیاں اور کارٹون یا پھر پہلیاں وغیرہ شامل کیا جاتا ہے جبکہ بچوں کی تعلیمی ضرورت کو مدنظر نہیں رکھا جاتا اور نہ ہی اُن کے لیے ایسے مضامین شامل کیے جاتے ہیں جو بچوں کی عملی تعلیم میں معاون ہو۔ڈاکٹر توصیف احمد خان نے اس حوالے سے کہا، ''اخبار بچوں کی ذہنی نشوونما کے لیے ابتدائی اور موثر زریعہ ہے جبکہ والدین کی زیادہ توجہ اس بات پر ہوتی کے وہ ٹی وی سے سیکھنے کے عمل کو بڑھا سکے جبکہ ایسا نہیں ہے اخبارات بچوں کے اندر سیکھنے کی صلاحیت کو پروان چڑھا سکتا ہے اخبارات میں بچوں کے لیے جو مواد شائع ہوتا ہے وہ اُن کی ذہنی نشونما کے لیے بہترین ہے اخبارات میں بچوں کے لیے کہانیوں کے علاوہ تصاویر، کارٹون بچوں کے لیے آرٹیکل لکھے جائے اس کے علاوہ خبریں بھی وہ زریعہ ہے جو یقیناً تعلیم وتربیت میں موثر ثابت ہوسکتے ہیں،،(خان،2015)

اس طرح اخبار کو بحیثیت تعلیمی ٹول ۵۹ فیصد خواتین سمجھتی ہیں اس کے باوجود خواتین کی صرف ۵۲ فیصد ہی اخبار کو باقاعدگی سے پڑھتی ہیں یعنی اخبار کو تعلیمی ٹول سمجھنے کے باوجود بھی اخبار سے فائدہ اُٹھانے میں ناکام ہے اس طرح ایک سوال کیا گیا کے کیا اخبارات تعلیم کے معیار کو بہتر کرنے میں کامیاب ہے تو ایک بڑی تعداد ۹۴ فیصد نے نہیں اور ۳۳ فیصد نے کہا کسی حد تک اس حوالے سے بات کرتے ہوئے ڈاکٹر توصیف احمد خان نے کہا

تعلیم ریاست کی اولین زمہ داری ہے اور یقیناً اخبارات اس سلسلہ میں اپنا کردار ادا کر رہیں ہے صحافت کو ریاست کے چوتھے ستون کی حثیت حاصل ہے ریاست اخبار کے ادارے کے ساتھ مل کر تعلیم کی بہتری کے لیے خدمات کو سرانجام دے سکتا ہے آرٹیکل A 52 ہر شہری کو تعلیم کا حق فراہم کرتا ہے اس حوالے سے ریاست کو مضبوط ہونے کی ضرورت ہے اخبار کا ادارہ اپنے کام کو انجام دیں رہا ہے اس کی ایک مثال ملالہ کی تعلیمی کوششوں میں پیش آنے والے مسائل اور اُس پر قتیلانہ حملہ اور اُس کی میڈیا کوریج سے کی جاسکتی ہے طالبان کی تعلیم دشمن پالیسی کے خلاف میڈیا کی کارکردگی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔(خان،2015)

تجزیہ نگار وسعت اللہ خان نے اخبارت کی تعلیمی حیثیت کے بارے میں بات کرتے ہوئے

کہا ''اخبارت کو بحثیت تعلیم ٹول سمجھنا میرے خیال میں موثر نہیں کیوں کے میڈیا کا کام صرف entertainment or infotainment ہے اس لیے اس کو تعلیم کے لیے موضوع تصور کرنا مناسب نہیں ہے میڈیا کی زبان اتنی بازاری ہو چکی ہے کے وہ تعلیم کے لیے قابل قبول نہیں ہیں میڈیا تعلیمی اداروں کے مسائل کے حوالے سے ضرور کام کر رہا ہیں مگر تعلیم دینا میڈیا کا کام نہیں ہے''۔(خان، 2015)

والدین کیا پڑھتے ہیں 69 فیصد صرف تعلیمی خبروں کو پڑھتے ہیں وہ بچوں کی ذہنی صلاحیت کو بڑھنے کے لیے کون سے مواد شامل ہیں والدین کو نہیں پتہ 10 فیصد اشتہارات دیکھتے ہیں 21 فیصد دیگر مواد کی طرف توجہ دیتے ہیں اس حوالے سے گفتگوں کرتے ہوئے ڈاکٹر مسرور خانم نے کہا کہ

والدین کو معلوم ہی نہیں کے اخبارات میں کس طرح کا مواد بچوں کی ذہنی نشونما کرتا ہے کیوں کہ نہ تو وہ اخبار دیکھتے ہے اور نہ ہی اُن کے گھر اخبار آتا ہے جب تک خبار کی علمی حثیت تسلیم نہیں کریں گئے وہ اس سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے میرے خیال میں سب سے بنیادی کام یہ ہے کے وہ اخبارات کو گھروں میں ایک لازمی جز سمجھے پہلے خود اور پھر بچوں کو اخبار کی تعلیمی ضرورت سے آگاہ کریں یقیناً الیکٹرنک میڈیا کے آجانے سے بہت فرق پڑا ہے ترجیحات میں اور اب معلومات کا حصول آپ کی انگلیوں کے اشارہ پر ہے اس کے باوجود جو لوگ اخبار کا مطالعہ کرتے ہیں اور وہ جو اخبار نہیں پڑھتے اُن کی ذہنی سطح کا موازنہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کے اخبار پڑھنے والے افراد علمی اور فکری لحاظ سے زیادہ متبر ہیں اُن کو نہ صرف بولنا بلکہ لکھنے کا ہنر بھی خوب آتا ہیں اس لیے اخبار بچوں کی تحریر صلاحیت کو بڑھنے اُن کو لفظوں کا انتخاب کرنے میں معاونت فراہم کرتا ہے؟ (خانم، 2015)

جبکہ انہی 100 خواتین میں سے 66 نے گریجویشن تک تعلیم حاصل کی یعنی خواندہ خواتین کی اکثریت ہونے کے باوجود بھی اخبارات کی تعلیم حثیت سے ناواقف ہیں کون سا مواد بچوں کے لیے کارآمد ہیں اس کی طرف توجہ نہیں جو یقیناً ایک افسوس ناک صورت حال ہے۔

خلاصہ

ذرائع ابلاغ کے اہم وضائف میں سے ایک عوام کو تعلیم فراہم کرنا ہے۔ اخبارات تعلیمی خدمات کی انجام دہی میں معاون اور کارآمد زریعہ ہیں اخبارات پڑھنے والے افراد کی ذہنی صلاحیت کا جائزہ لیا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ایسے افراد جو اخبارات پڑھتے ہیں وہ معلومات کا ایک وسیع خزانہ اپنے اندار محفوظ رکھتے ہے اس لیے نہ صرف حالات حاضرہ بلکہ دیگر معلومات کے ساتھ لکھنے اور پڑھنے کی صلاحیت کو پروان چڑھایا جانا باقی میڈیا کے نسبتا آسان ہے اخبارات میں بچوں کی تعلیم وتربیت کے لیے شائع ہونے والا مواد نہ صرف بچوں کہ لیے بلکہ اخبارات کے لیے بھی ضروری ہے کیوں کہ اس سے نہ صرف مستقبل کے قارئین میں اضافہ ہوگا بلکہ معلومات کا سستا اور آسان زریعہ بھی میسر ہوگا اس لیے اخبارات کے مواد پر اُس کی طرز تحریر پر اخبارات کے اداروں کو کام کرنے کی ضرورت ہے خاص کر اردو اخبارات کو اس پر توجہ دینے کی ضرورت ہے جنگ اخبار، نوائے وقت، ایکسپریس اخبار تعلیمی مواد پر چاہے وہ خبریں ہو یا پھر بچوں کا صفحہ جس پر نئے تجربات کی ضرورت برحال موجود ہے انگریزی کا اخبار جس کے قارئین کی تعداد محدود ہے بچوں کے حوالے سے ینگ ولڈ میگزین ڈان اخبار کی تعلیم حوالے سے ایک اچھی کاوش ہے اس کہ علاوہ میتھ اور اسپلینگ بی جیسے پروگرام ترتیب دیا جاتا ہے جو طالب علموں کی سیکھنے کی صلاحیت میں اضافہ کا باعث ہے۔

حوالہ جات:

ڈاکٹر شمس الدین۔(1990)،''ابلاغ کے نظریات''، اسلام آباد، پاکستان، مقتدرہ قومی زبان، نوید اقبال، دورجدید اور ابلاغ عامہ، یونیورسل پبلشر

ڈاکٹر شمس الدین، ابلاغ عامہ کی نئی جہتیں، مقتدرہ قومی زبان پاکستان

SWASTIK. (2015), n.d(. What is the Role of news paper in enhancing Education. Retrieved from http//:www.preservearticles.com/2 01105056317/ role-of-newspaper-in-education.html

Tumwebaze, P. (2015, n.d). How newspapers can play key role in education. The news Times. Retrieved from https//:www.newtimes.co.rw/section/read/225485

IMS. (2009). between radicalisation and democratisation in an unfolding conflict:Media in Pakistan. Retrieved from https//:www.mediasupport.org/ wp-content/uploads/2012 /11/ims-media-pakistan-radicalisation-2009.pdf

Tafida, A, G. Dalht, B, M. (2014). Using Newspapers In Teaching English As ASecond Language. 2(5), (pp.61-65)

Preeti. (2014). Educaton And Role Of Media In Education System, International Journal Of Scientfic Engineering And Research (IJSER(. 2.)pp. 174-177)

Chowdury, S. Halder, S.(2015). Education Dissimination through newspaper. Daily journal of Education and practice. 7. (pp.1-12)

Abbasi, K. (2015, March 9). Dawn newspaper. Pakistani Children still out of school. Retrieved from https//:www.dawn.com/news/1418208

Khaneum, M. (2015, October 13). Personal Interview

Ahmed, T. (2015, August 17). Personal Interview

Khan, W. (2015, December 25). Personal Interview